جو شخص اللہ کے سوا دوسروں کو حاجت روا اور مشکل کشا گردانتا ہے، ایک خاص قسم کی وضع قطع اور طرز زندگی اختیار کر کے، کسی شکل میں بھی دوسرے سے استمداد کرتا ہے، اس کا شمار اولیائے شیطان میں ہوتا ہے۔

کتاب اپنے موضوع میں نہایت عمدہ ہے۔ اہل علم کو اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔ امام ابن تیمیہ نے موضوع کی مناسبت سے کتاب میں جو آیات اور احادیث درج کی ہیں، ناشر نے حواشی میں ان سب کے حوالے دے دیے ہیں اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ حدیث سند کے اعتبار سے کس درجے کی حامل ہے۔ آخر میں فہرست مضامین بھی دی گئی ہیں، اس سے کتاب کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس قسم کی کتابوں کی اشاعت وقت کا اہم تقاضا ہے۔

ملک شاہ سلجوقی

مصنف ، طالب ہاشمی

ناشر ، قومی کتب خانہ۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

صفحات ۳۶۴۔ کتابت، کاغذ، طباعت، جلد، سرورق عمدہ۔ قیمت بارہ روپے

سلجوقی سلطنت، دنیا کی ایک عظیم الشان سلطنت تھی۔ قبول اسلام سے پہلے سلجوقی تہذیب و تمدن سے بالکل نا آشنا تھے۔ جب یہ اسلام کی نعمت سے بہرہ ور ہوئے اور حکومت کی باگ ڈور ہاتھ میں لی تو انھوں نے اسلام کی بے حد خدمات انجام دیں اور علم و فن کی ایسی شمعیں روشن کیں جن کی ضیا پاشیوں سے ساری دنیا جگمگا اٹھی۔ اس خاندان کا ایک حکمران ملک شاہ سلجوقی تھا، جس کے مفصل حالات زیر نظر کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سلطان الپ ارسلان کا بیٹا تھا۔ ملک شاہ سلجوقی، ۱۰ ربیع الاول ۴۶۵ھ (۱۰۷۲ء) کو اپنے باپ کی شہادت کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس وقت اس کی عمر صرف اٹھارہ برس تھی۔ اس نے بیس سال حکومت کی اور ۱۵ شوال ۴۸۵ھ (۱۸ نومبر ۱۰۹۲ء) کو اڑتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ یہ نہایت عادل، بہادر، علم پرور اور علما دوست حکمران تھا۔ اس کی سلطنت کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ طول میں ترکستان کے آخری شہر کاشغر سے لے کر چین تک اور عرض میں قسطنطنیہ سے لے کر بحر خضر تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس وسیع ملک کے ہر

گوشے میں کمل امن وامان تھا اور لوگ بلاکسی خوف اور خطرے کے سفر کرتے تھے۔ اس نے اپنی سلطنت کا بارہ دفعہ دورہ کیا اور ہر صوبے اور علاقے کے حالات کا بچشم خود جائزہ لیا۔ بے شمار مدرسے، شفاخانے، مسجدیں اور سرائیں قائم کیں اور سڑکیں بنائیں، غریبوں، محتاجوں اور بیواؤں کی دل کھول کر مدد کی۔ اس کا نظام سلطنت مثالی تھا جو مختلف محکموں میں منقسم تھا اور یہ محکمے "دیوان" کی شکل میں قائم کیے گیے تھے۔ مثلاً دیوان الجند دیوانِ احتساب، دیوان الشرطہ، دیوانِ قضا اور دیوان اوقاف وغیرہ۔ اس کے باپ سلطان الپ ارسلان کے عہد میں خواجہ نظام الملک طوسی کی مساعی سے بغداد میں جو مدرسہ نظامیہ قائم ہوا تھا، اس کے زمانۂ حکومت میں وہ ترقی کے بامِ عروج تک پہنچ گیا تھا۔ ملک شاہ کے عہد میں بہت سے علمائے کرام خدمتِ علم پر ماموں تھے، جن میں علامہ ابواسحاق شیرازی، علامہ ابوالمعالی امام الحرمین جوینی، امام غزالی اور خواجہ نظام الملک طوسی کے اسمائے گرامی لائق تذکرہ ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں ان تمام علما کے حالات مرقوم ہیں۔ اس کتاب کی تصنیف پر ہم مصنف کو مبارک باد دیتے ہیں اور معزز قارئین سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں

یہ کتاب اپنے موضوع میں منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اردو زبان میں سلطان الپ ارسلان اور ملک شاہ سلجوقی کے حالات کسی ایک جگہ پر اس تفصیل کے ساتھ معرضِ تحریر نہیں لائے گئے تھے۔ اس کتاب سے یہ خلا پُر ہوگیا ہے۔ اس میں سلجوقی خاندان کے ابتدائی حالات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

(م۔ ا۔ ب)